رسائل و مسائل

تفہیم القرآن کے بارے میں ایک اشکال

سوال: کافی عرصہ سے دل میں ایک اُلجھن ہے جس کا ذکر ایک دو صاحبِ علم ساتھیوں سے بھی کیا، مگر اُن کے جواب سے تشفی نہ ہو سکی۔ اپنا مدعا بیان کرنے سے پہلے عرض کرتا چلوں کہ میں یہاں پر کویت میں جماعت کے نظم سے منسلک ہوں۔ عرض یہ ہے کہ تفہیم القرآن کے مطالعے سے ایک بات جو کہ مجھے کھٹکتی ہے وہ یہ ہے کہ سورۂ مُطفِّفین کی تفسیر میں مولانا نے یہ الفاظ استعمال کیے ہیں کہ "اصل میں لفظ مُطَفِّفِین استعمال کیا گیا ہے" حالانکہ اوپر آیت میں بھی یہی استعمال ہوا ہے۔ اسی طرح سورۃ الانشقاق میں اَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ۔ تفسیر میں مولانا فرماتے ہیں: "اصل میں اَذِنَتْ لِرَبِّهَا کے الفاظ استعمال ہوئے ہیں"۔ اسی طرح پورے آخری پارے میں بہت سی مثالیں ہیں۔ بلکہ میں تو یہ کہوں گا کہ شاید مولانا محترم نے یہ تکیۂ کلام کے طور پہ استعمال کیا ہے، مگر اس سے اشکال پیدا ہوتا ہے کہ اوپر آیت میں یہی کچھ وارد ہوا ہے تو پھر مولانا محترم کو "اصل میں" استعمال کرنے کی کیا ضرورت پڑی۔ مجھے اُمید ہے کہ آپ میری غرض سمجھ گئے ہوں گے۔ اور میں امید رکھتا ہوں کہ آپ مجھے تفصیلاً مطلع فرمائیں گے۔

جواب: بات یہ ہے کہ ابتدا میں "تفہیم القرآن" (یعنی ترجمہ و تشریح) ماہنامہ ترجمان القرآن میں قسط وار شائع ہوتی تھی، اور اس میں قرآنی متن درج نہیں کیا جاتا تھا۔ اس لیے مولانا قاری کو سمجھانے کے لیے قرآن کے اصل الفاظ حسبِ ضرورت نقل کرتے تھے اور

ظاہر ہے کہ اس صورت میں الفاظ "اصل میں" کا اضافہ ضروری تھا۔ "اصل میں" کا معنی تھا "متن میں"۔

بعد میں جب تفہیم القرآن کتابی شکل میں شائع ہونی شروع ہوئی تو شائقین کے اضطراب کی بدولت اس پر نظر ثانی میں اتنی باریک بینی نہ کی گئی، جس کے لیے الگ وقت درکار تھا، جو مولانا کی دوسری مصروفیات کی وجہ سے نہ مل سکا۔ نیز اُن کی خرابی صحت بھی حائل ہوئی اور اس طرح کتابی صورت میں بھی یہ عبارت جوں کی توں شائع ہوگئی۔

ویسے، آپ اگر غور کریں تو اس میں کوئی حرج بھی نہیں واقع ہوتا۔ اگر قرآن کے الفاظ اُوپر لکھے ہوئے موجود ہوں اور نیچے بھی ان کا حوالہ دیتے ہوئے انہوں نے "اصل میں" کے لفظ لکھ دیئے تو اس میں وجہ شکایت کیا ہو سکتی ہے؟

(ا - ص)

(بقیہ جہاد افغانستان صفحہ ۴۴)

مری جفا طلبی کو دُعائیں دیتا ہے، وہ دشتِ سادہ، وہ تیرا جہان بے بنیاد!
خطر پسند طبیعت کو ساز گار نہیں، وہ گلستاں کہ جہاں گھات میں نہ ہو صیاد!

رُوس کا گرم پانیوں تک پہنچنے کا منصوبہ نیا نہیں خاصا قدیم ہے۔ رُوس کے زاروں میں سے پطرس اعظم (پیٹر دی گریٹ) نے سولھویں صدی میں عظیم تر رُوس کا تصور پیش کرتے ہوئے کہا تھا کہ رُوس اُس وقت تک عظیم تر نہیں بن سکتا جب تک اُس کی رسائی گرم پانیوں تک نہ ہو جائے۔ یہ گرم پانی یقیناً افغانستان میں نہیں، پاکستان اور خلیجی ریاستوں کے ساحل پر ہیں۔ اس طرح روس کا اصل ہدف افغانستان نہیں بلکہ پاکستان تھا۔ افغان مجاہدین نے پوری ملتِ اسلامیہ کی جنگ لڑی ہے۔ وہ پوری ملتِ اسلامیہ کے شکریے کے مستحق ہیں۔ خدا تعالیٰ انہیں اس کی بہترین جزا عطا فرمائے۔ انہوں نے یہ حقیقت بھی عیاں کر دی ہے کہ مستقبل اسلام کا ہے۔ باقی سب نظریے آزمائے جا چکے ہیں اور ناکام ہو گئے ہیں۔ جَآءَ الْحَقُّ وَ زَهَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا